بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا (احزاب۔۷۱)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف (اور) سیدھی بات کیا کرو۔

دعویٰ مصلح موعود (زکی غلام) کے حوالہ سے

مرزا بشیر الدین محمود احمد کے بیانوں میں عجیب اور سخت قسم کا تضاد

[قارئین کرام مرزا بشیر الدین محمود احمد کی مصلح موعودی کا خود فیصلہ کریں]

احمدی بہنو، بھائیو اور بزرگو اور دیگر قارئین کرام:۔ خاکسار ذیل میں مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے چند بیانات درج کرتا ہے۔ آپ سب بھی اِن بیانات پر تقویٰ، انصاف اور دیانتداری کیساتھ غور و فکر فرمائیں اور پھر خود ہی فیصلہ کریں کہ اُنکے بیانوں میں یہ عجیب اور سخت تضاد کیا اُنکے خواب اور اُنکے دعویٰ مصلح موعود کے نفسانی اور جھوٹا ہونے پر ایک قطعی اور محکم دلیل نہیں ہے؟؟ خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنے رسالہ (اندرونی اختلافاتِ سلسلہ احمدیہ کے اسباب۔ صفحات ۷۲، ۷۳۔ دسمبر ۱۹۱۴ء) میں مرزا بشیر الدین محمود احمد سے اُنکے دعویٰ مصلح موعود کے حوالہ سے حلفیہ بیان کا مطالبہ کرتے ہوئے اِس طرح تحریر فرمایا تھا:۔۔۔

”آخری التماس حضرت میاں صاحب کی خدمت میں یہ بھی کرتا ہوں۔۔۔ اگر وہ الہاماً ہیں تو بروئے حلف۔۔۔ اعلان کریں کہ میں الہاماً کھڑا کیا گیا اور میں وہی ہوں جس کا وصیت میں ذکر ہے اور مجھے الہاماً اطلاع دی گئی ہے کہ قدرت ثانیہ کا میں مظہر ہوں۔ چشم ما روشن دل ما شاد۔ کون چاہتا ہے کہ وہ دن قریب نہ آویں۔ کم از کم میں اپنے متعلق فیصلہ کرنا چاہتا ہوں۔ اِس حلف کے بعد مجھ پر حرام ہوگا کہ میں حضرت میاں صاحب کے عقائد کے خلاف لکھوں یا۔۔۔ قبول کرلوں گا یا میں دعاؤں میں لگ جاؤں گا۔ بہرحال میں خاموش ہوجاؤں گا۔۔۔ ۔ اگر وہ مصلح موعود ہیں پھر وہ حلفاً یہ بیان کریں کہ آیا حلفاً اِن کو اطلاع ملی کہ وہ وہی فرزند ہیں جس کا اشارہ سبز اشتہار میں ہے۔ اگر وہ الہاماً نہیں تو پھر اپنے مریدوں کو روکیں کیونکہ وہ آپ کو مصلح موعود یا پسر موعود بنا رہے ہیں۔ آپ کیوں خاموش ہو رہے ہیں؟ یہ خاموشی نہایت خطرناک ہے۔ آپکے مبائعین میں سے ایک نے مصلح موعود آپ کو بنایا اور ایک رسالہ میں لکھا۔“

(1) مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۱۹۱۶ء میں خواجہ کمال الدین صاحب کے حلفیہ بیان کے مطالبہ کے جواب میں فرماتے ہیں۔۔۔

”پس میں مصلح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا۔ اگر میں ہوں [دعویٰ کے بغیر ہی۔ ناقل] تو الحمد للہ۔ دعویٰ سے فائدہ نہیں۔ اگر میں نہیں تو اس احتیاط سے میں ایک غلطی سے محفوظ ہو گیا۔ بعض لوگ مجھے وہ موعود سمجھتے ہیں۔ میں اُن کو بھی نہیں روکتا ہر ایک شخص کا اپنا خیال، تحقیق ہے اور خلاف شریعت نہیں“ (تاریخ احمدیت جلد نہم (۹) صفحہ ۴۸۶، ۴۸۷)

اے میرے احمدی بھائیو!! آپ سب کو واضح رہے کہ۔۔۔

(ا) لوگوں کا عقیدت میں یا خوشامد میں محض اپنے خیال اور گمان سے ہی کسی مدعی کے متعلق (اُسکے دعویٰ کرنے سے پہلے ہی اُسکے متعلق)

مصلح موعود ہونے کے اعلان کر دینے سے بڑھ کر اور کیا خلاف شرع بات ہوسکتی ہے؟

(۲) مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا اپنے حواریوں کو ثبوتوں کے بغیر اِس قسم کے تحریری اور تقریری اعلانات کرنے سے نہ روکنا اِس حقیقت کی غمازی کرتا ہے کہ وہ آپکی آشیر باد سے ہی ایسے تحریری اور تقریری اعلانات کر رہے تھے لہٰذا وہ اُنہیں کیوں روکتے؟

(۳) ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی اتنی پیچیدہ اور مبہم الہامی پیشگوئی تھی کہ ملہم جس پر یہ پیشگوئی نازل ہوئی تھی وہ بھی اِس الہامی پیشگوئی کے مصداق کا تعین نہ کر سکا چہ جائیکہ اُسکے دنیا پرست پیروکار اِس کا تعین کر سکتے؟ ملہم کی یہ تعلیم تھی کہ پیشگوئیوں پر اجمالی طور پر ایمان لاؤ اور اُنکی حقیقت حوالہ بخدا کرو۔ جیسا کہ آپؑ اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' میں فرماتے ہیں:۔

(ا) ''ایسا ہی آپ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے اُمت کے سمجھانے کیلئے بعض پیشگوئیوں کے سمجھنے میں خود اپنا غلطی کھانا بھی ظاہر فرمایا۔ اب کیا یہ تعلیم نبوی کافی نہیں اور کیا یہ تعلیم با آواز بلند نہیں بتلا رہی کہ پیشگوئیوں پر اجمالی طور پر ایمان لاؤ اور ان کی اصل حقیقت حوالہ بخدا کرو۔ اُمت محمد یہ میں تفرقہ مت ڈالو اور تقویٰ کا طریق اختیار کرو۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۰)

(۲) ''سلف صالح ہمیشہ اس طریق کو پسند کرتے رہے ہیں کہ بطور اِجمالی پیشگوئی پر ایمان لے آویں اور اُس کی تفصیل یا اِس بات کو کہ وہ کس طور سے ظہور پذیر ہوگی حوالہ بخدا کریں۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷۲)

کیا مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو اپنے محترم والد امام مہدی و مسیح موعودؑ کی یہ تعلیم یاد نہ تھی کہ پیشگوئیوں پر اجمالی طور پر ایمان لانا چاہیے اور اِنکی حقیقت (کہ وہ کس طرح پوری ہونگی) کو حوالہ بخدا کر دینا چاہیے، مرزا بشیر الدین محمود احمد اور آپکے حواری ملہم کی تعلیم کی خلاف ورزی کر کے کیا احمدیت کی خدمت کر رہے تھے یا کہ احمدیت کی جڑیں کاٹ رہے تھے۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے دنیا دار حواری عقیدت اور خوشامد میں الہامی پیشگوئی مصلح موعود کو اُنھے واہ مرزا محمود احمد پر ٹھوک کر جماعت احمدیہ میں کتنا بڑا فساد پیدا کر رہے تھے اِسکا شاید اُس وقت کسی کو احساس نہیں تھا۔ [نیوز نمبر ۵] لیکن خواجہ کمال الدین صاحب اس فتنہ کو ۱۹۱۴ء میں ہی بھانپ گئے تھے۔ تبھی اُنہوں نے مرزا بشیر الدین محمود احمد سے کہا تھا کہ وہ اپنے مریدوں کو ایسے تحریری اور تقریری اعلانات کرنے سے منع کریں۔ لیکن وہ منع تو تب کرتے جب اُنکے حواری اُنکی آشیر باد کے بغیر یہ کام کر رہے ہوتے۔ وہ تو یہ سب کچھ آپکی آشیر باد سے ہی کر رہے تھے۔ میرے احمدی بہنو، بھائیو اور بزرگو! آپ مجھے بتائیں کہ کیا اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے زکی غلاموں اور مصلح موعودوں کے اسی قسم کے کرتوت ہوا کرتے ہیں؟؟

(2) مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جون ۱۹۳۷ء میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو ایک خط میں لکھتے ہیں۔

''میں خیال کرتا ہوں کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعودؑ کا کوئی جسمانی بیٹا ہی ہے نہ کہ کوئی ایسا شخص جو بعد کے زمانہ میں آئے گا۔ جہاں تک میں نے اِن پیشگوئیوں پر غور کیا ہے تو نوے (۹۰) فیصدی باتیں میرے زمانہ خلافت کی کامیابیوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ جیسا میں خیال کرتا ہوں کہ جو شخص بھی اِن پیشگوئیوں کا مصداق ہے اُس کیلئے دعویٰ کرنا ضروری نہیں۔ لہٰذا میں ایسا دعویٰ کرنا ضروری نہیں سمجھتا۔ میں سمجھتا ہوں خدا تعالیٰ نے اِن پیشگوئیوں کی غرض و غایت کافی حد تک میرے ذریعہ پوری کر دی ہے۔ تاہم مجھے حیرانی نہیں ہوگی اگر خدا تعالیٰ میرے

کسی بھائی کو میرے جیسی یا مجھ سے بھی بڑھ کر کامیابیاں حاصل کرنے کی توفیق دیدے۔‘‘ (احمدیت۔اِسلام کی نشاۃ ثانیہ (انگریزی) مصنف محمد ظفر اللہ خاں صفحہ ۲۸۹)۔

اے احمدی بہنو، بھائیو اور بزرگو!! مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے عملاً دعویٰ مصلح موعود ۱۹۴۴ء میں کیا تھا لیکن اُنکے مندرجہ بالا الفاظ اِس حقیقت کی نشاندہی کررہے ہیں کہ۔۔۔

(اولاً) وہ ہمیشہ ۲۰رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی پر غور وفکر کرتے رہتے تھے۔

(ثانیاً) اُن کا یہ گمان بھی تھا کہ اِس اِلہامی پیشگوئی کا مصداق امام مہدی و مسیح موعودؑ کا کوئی جسمانی بیٹا ہی ہے [جب کہ زکی غلام یعنی مصلح موعود سے متعلق مبشر اِلہامات اُنکے اِس گمان کی قطعی طور پر نفی کررہے ہیں۔ناقل]

(ثالثاً) اگر مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو پیشگوئی مصلح موعود میں کوئی دلچسپی نہیں تھی یا وہ خواب سے پہلے اپنے آپ کو اس پیشگوئی کا مصداق نہیں سمجھتے تھے تو وہ اِس اِلہامی پیشگوئی کے متعلق یہ قیاس اور اندازے کیوں لگاتے رہے کہ پیشگوئی کے مصداق کو دعویٰ کرنے کی ضرورت ہے یا کہ نہیں؟

(رابعاً) اُنکے مذکورہ بالا بیان سے یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ دعویٰ کرنے سے گھبراتے تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ کہیں غلط دعویٰ کرکے میں اِلٰہی گرفت میں نہ آجاؤں۔

(خامساً) اُنکے الفاظ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ بطور خلیفہ ثانی (نام نہاد) وہ جو کارنامے سرانجام دیتے رہے یا جنہیں وہ سرانجام دینے کی کوششیں کرتے رہے تھے۔اِن کارناموں کے پیچھے اُنکا مقصد یہی تھا کہ کسی طرح وہ اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق بن سکیں۔

(سادساً) اُنکے الفاظ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ ۱۹۳۷ء میں ہی اپنے آپ کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق سمجھتے تھے لیکن پھر بھی اُنہوں نے اپنے بھائیوں کو خوش کرنے اور اُنہیں مطمئن کرنے کیلئے (اگرچہ سیاسی رنگ میں ہی سہی) اتنی بات ضرور کہہ دی تھی کہ ہوسکتا ہے میرا کوئی بھائی مجھ سے زیادہ کارنامے سرانجام دے کر اس پیشگوئی کا مصداق بن جائے وغیرہ۔

اے میرے احمدی بھائیو اور دیگر قارئین کرام۔یہ سب حقائق بتارہے ہیں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ۲۰رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کو اپنی مذہبی جاگیر سمجھا اور وہ اپنے مذکورہ بالا بیان میں دراصل افراد جماعت کو یہ پیغام دے رہے تھے کہ اگر میں دعویٰ نہ بھی کروں تب بھی مجھے ہی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق سمجھنا۔حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ نہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور نہ ہی اُنکا کوئی بھائی اس اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتے۔اب سوال یہ ہے کہ اگر مرزا بشیر الدین محمود احمد اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق نہیں بننا چاہتے تھے تو پھر اُنہیں اپنے دعویٰ مصلح موعود سے پہلے اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق یہ سب قیاس اور اندازے لگانے کی کیا ضرورت تھی؟؟؟

اے احمدی بھائیو!! یہ سب کچھ کیا اس بات کی تصدیق نہیں کررہا کہ پیشگوئی مصلح موعود نے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو نہ صرف اپنی

طرف متوجہ کر رکھا تھا بلکہ کافی تذبذب میں بھی ڈال رکھا تھا اور جو بھی آپکے مقاصد تھے اور جو بھی آپکے پروگرام تھے اُن کی راہ میں اس اِلہامی پیشگوئی کو آپ بڑی روکاوٹ سمجھتے تھے؟

(3) مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۷ رجولائی ۱۹۳۹ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔۔۔

''میرے نزدیک مصلح موعود کی پیشگوئی چونکہ مامور کے متعلق نہیں بلکہ غیر مامور کے متعلق ہے اِس لیے وہ ان پیشگوئیوں میں داخل ہی نہیں جن میں کسی دعویٰ کی ضرورت ہو۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ یہ پیشگوئی مجھ پر چسپاں نہیں ہوتی (؟؟؟۔ناقل) بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب کوئی پیشگوئی کسی مامور کے متعلق نہ ہو تو اس میں دعویٰ کی ضرورت نہیں ہوتی۔'' (الفضل مورخہ ۲ راگست ۱۹۳۹ء)

اے میرے احمدی بھائیو:۔۔۔اب سوال ہے کہ۔۔۔

(اولاً) مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو اس بات کا کہاں سے پتہ چل گیا کہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود غیر مامور کے متعلق ہے؟ کیا آپ کو الہام ہوا تھا؟ اور اگر الہام نہیں ہوا تھا تو پھر دعویٰ سے پہلے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق یہ قیاس اور اندازے کیوں لگا رہے تھے؟

(ثانیاً) مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو یہ کہاں سے پتہ چل گیا کہ پیشگوئی مصلح موعود میں دعویٰ کرنے کی ضرورت نہیں ہے؟

(ثالثاً) وہ یہ بھی فرما رہے ہیں کہ یہ پیشگوئی تو مجھ پر چسپاں ہوتی ہے لیکن مجھے دعویٰ کرنے کی ضرورت نہیں۔آپ کا یہ ایک مکر اور فریب تھا اور اِس کی بنیاد پر آپ دعویٰ نہ کرنے کا جواز پیش کر کے دراصل افراد جماعت کو قائل کر رہے تھے کہ اگر میں دعویٰ مصلح موعود نہ بھی کروں تب بھی پیشگوئی مصلح موعود کا میں ہی مصداق ہوں۔مزید برآں آپ کا یہ مکر اور فریب اس حقیقت کی بھی غمازی کر رہا تھا کہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں خیانت کرنے پر آپکا ضمیر آپ کو ملامت کر رہا تھا۔اے میرے احمدی بھائیو! کیا یہ سب کچھ اس حقیقت کا کھلا ثبوت نہیں ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پر مصلح موعود بننے کا بھوت سوار تھا؟؟

(4) مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۷ رجولائی ۱۹۳۹ء کے اِسی خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔۔۔

''اگر مجھ پر تمام علامات چسپاں ہو رہی ہوں اور جس قدر نشانات مصلح موعود کے بتائے گئے ہوں وہ سب مجھ پر پورے ہو رہے ہوں۔۔۔ ۔تو کوئی لاکھ شور مچاتا رہے کہ یہ مصلح موعود نہیں دنیا اسکی بات پر کان نہیں دھرے گی۔'' (الفضل مورخہ ۲ راگست ۱۹۳۹ء)

اے میرے احمدی بھائیو:۔مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو اگر پیشگوئی مصلح موعود میں دلچسپی نہیں تھی تو پھر دعویٰ سے پہلے آپ ایسی بہکی بہکی باتیں کیوں کہتے رہے اور کرتے رہے؟ آپکی یہ باتیں غمازی کر رہی ہیں کہ آپ کو اس پیشگوئی میں بہت دلچسپی تھی اور آپ ۱۹۴۴ء سے پہلے یعنی جولائی ۱۹۳۹ء میں ہی مصلح موعود بنے ہوئے تھے۔بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں اور اس میں قطعاً کوئی جھوٹ نہیں ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نام نہاد خلافت کی گدی پر براجمان ہوتے ہی مصلح موعود بن بیٹھے تھے۔جنوری ۱۹۴۴ء میں خواب وغیرہ کا دیکھنا تو افراد جماعت کو دھوکہ دینے کیلئے محض ایک فریب تھا۔

(5) مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۱۹۴۰ء میں ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔۔۔

’’لوگوں نے کوشش کی ہے کہ میں دعویٰ مصلح موعود کروں لیکن میں اِسکی ضرورت نہیں سمجھتا۔کہا جاتا ہے کہ میرے پیرو کار یقین رکھتے ہیں کہ میں مصلح موعود ہوں حالانکہ میں نے کوئی ایسا دعویٰ نہیں کیا۔میں ایسا دعویٰ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔اگر میں واقعی مصلح موعود ہوں تو میرے دعویٰ مصلح موعود نہ کرنے سے میرے مقام پر فرق نہیں پڑتا۔میں یقین رکھتا ہوں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور نہ ہو اس سے متعلق پیشگوئی کے سلسلہ میں کسی شخص کا دعویٰ کرنا ضروری نہیں۔حضرت مسیح موعودؑ کی منظوری سے جو سابقہ مجددین کی فہرست شائع ہوئی ہے ان میں سے کتنوں نے دعویٰ کیا؟ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کو فرماتے سنا ہے کہ اورنگ زیب بھی اپنے وقت کا مجدد تھا۔کیا اس نے کوئی دعویٰ کیا؟ عمر بن عبدالعزیز کو بھی مجدد تسلیم کیا جاتا ہے۔کیا اس نے کوئی دعویٰ کیا؟ لٰہذا ایک غیر مامور کیلئے دعویٰ کرنا ضروری نہیں۔ایک مامور سے متعلق پیشگوئی کے سلسلہ میں دعویٰ کرنا ضروری ہے۔ایک غیر مامور کی صورت میں کسی شخص کی کامیابیوں کو دیکھا جائے گا کہ وہ پیشگوئی کا مصداق ہے یا نہیں۔اسلئے ضروری نہیں کہ وہ دعویٰ کرے۔ایسی صورت میں اگر کوئی شخص کسی پیشگوئی کے مصداق ہونے کا انکار بھی کردے تب بھی یہی سمجھا جائے گا کہ پیشگوئی اسکے وجود میں پوری ہوگئی۔۔۔۔لٰہذا میں یہ ضروری نہیں سمجھتا کہ کوئی دعویٰ کروں کہ میں مصلح موعود ہوں۔‘‘ (احمدیت۔اسلام کی نشاۃ ثانیہ (انگریزی) مصنف محمد ظفر اللہ خاں، صفحہ ۲۸۹)

اے میرے احمدی بھائیو:۔:۔مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ۔۔۔

(اولاً) اگر کسی پیشگوئی کا مصداق مامور ہو تو اس کیلئے دعویٰ کرنا ضروری ہے اور غیر مامور کیلئے دعویٰ کرنا ضروری نہیں۔اب سوال یہ ہے کہ ۷،۸ رجنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب خواب دیکھنے کے بعد اُنہیں دعویٰ کرنے کی کیوں اور کہاں سے ضرورت پیش آ گئی؟ کیا خواب دیکھنے کے بعد الہامی پیشگوئی مصلح موعود کی نوعیت بدل گئی اور یہ مامور والی پیشگوئی بن گئی تھی؟ اگر یہ پیشگوئی مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب کے اعصاب پر سوار نہیں تھی تو پھر وہ خواب دیکھنے اور دعویٰ کرنے سے پہلے یہ قیاس اور اندازے کیوں لگاتے رہے؟

(ثانیاً) مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب ان الفاظ میں افراد جماعت کو ایک بار پھر یہ پیغام دے رہے ہیں اور ان کو قائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اگر میں دعویٰ نہ بھی کروں تب بھی میں ہی مصلح موعود ہوں اور اس پیشگوئی کا مصداق مجھے ہی سمجھنا۔لیکن آپکی یہ گول مول باتیں اس حقیقت کی تصدیق کررہی ہیں کہ آپ جانتے تھے کہ اگر کوئی اور شخص مصلح موعود ہوا اور وہ آپکے بعد آیا تو آپکا دعویٰ کرنا بڑی بھاری غلطی اور حماقت ہوگی۔اس لیے آپ کی یہ کوشش تھی کہ مجھے دعویٰ بھی نہ کرنا پڑے اور میں مصلح موعود بھی تسلیم کیا جاؤں۔

(ثالثاً) وہ یہ بات بھی کہتے ہیں کہ امت محمدیہ میں کسی مجدد نے دعویٰ نہیں کیا لٰہذا پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق کو بھی کسی دعویٰ کی ضرورت نہیں بلکہ اُسکے کارناموں سے ہی اس کو پہچانا جائے گا۔مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب پیشگوئی کے مصداق ہونے کے پیمانے کا تعین بھی خود ہی کررہے ہیں کہ اُسکے کاموں کی وجہ سے اُسے پہچانا جائے گا۔تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ خواب دیکھنے کے بعد اُنہوں نے حلفاً دعویٰ مصلح موعود کیوں کیا تھا؟ یہ سب متضاد باتیں بتارہی ہیں کہ مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب کو اس پیشگوئی کا بہت خوف تھا اور وہ ’’نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری‘‘ کے محاورے کے مطابق پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق اپنا یہ خوف دور کرنا چاہتے تھے۔

اے احمدی بھائیو!! مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے مذکورہ بالا بیان سے پتہ چلتا ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود نے اُنہیں اپنی طرف ہمہ وقت متوجہ کررکھا تھا اور وہ اِسکے متعلق ہمیشہ غور وفکر کرتے رہتے تھے۔ وہ بخوبی جانتے تھے کہ اگر کوئی اور پیشگوئی کا مصداق ہوا تو میرا دعویٰ مصلح موعود کرنا بہت بڑی غلطی ہوگی لیکن بالآخر اُنہوں نے یہ غلطی ۲۸ رجنوری ۱۹۴۴ء میں ایک خواب کی بنیاد پر دعویٰ کر کے کرڈالی۔

مذکورہ بالا بیانوں کے بعد مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۷، ۸ رجنوری ۱۹۴۴ء کو لاہور میں شیخ بشیر احمد صاحب کی کوٹھی میں ایک خواب دیکھتے ہیں۔ (اُنکا یہ خواب نیوز نمبر ۸۲ پر سے پڑھا جاسکتا ہے) آنجناب کا یہ خواب قطعی طور پر آپکا ایک نفسانی خواب تھا کیونکہ حکم وعدل امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کے درج ذیل الفاظ اِسکا قطعی ثبوت ہیں۔ جیسا کہ حضورؑ الہام کے حوالہ سے فرماتے ہیں:۔

”الہام رحمانی بھی ہوتا ہے اور شیطانی بھی اور جب انسان اپنے نفس اور خیال کو دخل دے کر کسی بات کے استکشاف کیلئے بطور استخارہ یا استخبارہ وغیرہ کے توجہ کرتا ہے۔ خاص کر اس حالت میں کہ جب اِسکے دل میں یہ تمنا مخفی ہوتی ہے کہ میری مرضی کے موافق کسی کی نسبت کوئی بُرا یا بھلا کلمہ بطور الہام مجھے معلوم ہوجائے تو شیطان اُس وقت اُسکی آرزو میں دخل دیتا ہے اور کوئی کلمہ اُسکی زبان پر جاری ہوجاتا ہے اور دراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا ہے۔ یہ دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہوجاتا ہے مگر وہ بلاتوقف نکالا جاتا ہے۔ اِسی کی طرف اللہ جل شانہٗ قرآن کریم میں اشارہ فرماتا ہے وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّآ إِذَا تَمَنَّىٰٓ أَلْقَى ٱلشَّيْطَٰنُ فِىٓ أُمْنِيَّتِهِۦ ۔“ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۳۹)

(۱) خواب دیکھنے سے پہلے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے بیانات کو پڑھیں اور پھر اُنکے طویل خواب کو دیکھیں تو پھر حضورؑ کے مذکورہ بالا بیان کی روشنی میں مرزا محمود احمد صاحب کے خواب کے نفسانی ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں رہتا (۲) جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد پر مصلح موعود بننے کا بھوت سوار تھا اور اس کا ثبوت اُنکے وہ تمام بیانات ہیں جو اُنہوں نے خواب دیکھنے سے پہلے دیئے ہوئے ہیں۔

خواب دیکھنے اور دعویٰ مصلح موعود کرتے وقت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

اپنے سابقہ بیانوں کو کس طرح تبدیل کرتے اور بدل لیتے ہیں؟؟

مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۷، ۸ رجنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی رات خواب دیکھنے کے بعد قادیان میں اپنے ۲۸ رجنوری ۱۹۴۴ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔۔۔ (1) ”لوگوں نے کہا اور بار بار کہا کہ آپکی ان پیشگوئیوں کے بارے میں کیا رائے ہے مگر میری یہ حالت تھی کہ میں نے سنجیدگی سے ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کی بھی کوشش نہیں کی اس خیال سے کہ میرا نفس مجھے کوئی دھوکہ نہ دے اور میں اپنے متعلق کوئی ایسا خیال نہ کرلوں جو واقعہ کے خلاف ہو۔“ (الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء صفحہ ۵ کالم ۲)

اے میری احمدی بہنو، بھائیو، بزرگو اور دیگر قارئین کرام:۔ خاکسار نے اس حوالہ سے شروع میں مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے جو بیانات درج کیے ہیں اُن سے بالکل عیاں ہے کہ خواب دیکھنے کے بعد جس نفس سے بچنے کی وہ بات کررہے ہیں وہ نفس تو اُن پر نام نہاد

خلیفہ ثانی بننے کے بعد ہی مکمل طور پر غلبہ پاچکا تھا اور اُنکے اندر یہ شدید خواہش پیدا کر چکا تھا کہ لوگ کسی طرح ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود (موعودز کی غلام مسیح الزماں) اُس پر چسپاں کر دیں۔ اور اس غرض کو پورا کرنے کیلیئے اُنہوں نے مختلف بیانات کے ذریعہ ہر قسم کا مواد سادہ احمدیوں کے آگے رکھ دیا تھا تا کہ اُنہیں اس الہامی پیشگوئی کو اُس پر چسپاں کرنے میں کوئی دقت محسوس نہ ہو۔

اسی خطبہ جمعہ میں آپ فرماتے ہیں۔۔۔

(2)’’آج میں نے پہلی دفعہ وہ تمام پیشگوئیاں منگوا کر اس نیت سے دیکھیں کہ میں ان پیشگوئیوں کی حقیقت کو سمجھوں اور دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں کیا کچھ بیان فرمایا ہے۔‘‘ (الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء صفحہ ۵ کالم ۲)

اے میرے احمدی بھائیو اور دیگر قارئین کرام:۔ جون ۱۹۳۷ء میں مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو خط میں لکھتے ہیں کہ۔۔’’جہاں تک میں نے اِن پیشگوئیوں پر غور کیا ہے تو نوے (۹۰) فیصدی باتیں میرے زمانہ خلافت کی کامیابیوں سے تعلق رکھتی ہیں۔۔۔‘‘

آنجناب جنوری ۱۹۴۴ء میں ایک نفسانی خواب دیکھنے کے بعد جھوٹا دعویٰ مصلح موعود [جھوٹا دعویٰ اس لیے تھا کہ وہ موعودز کی غلام تو محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ دیکھئے نیوز نمبر ۱۷۰] کرتے وقت خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔

’’آج میں نے پہلی دفعہ وہ تمام پیشگوئیاں منگوا کر اس نیت سے دیکھیں کہ میں ان پیشگوئیوں کی حقیقت کو سمجھوں اور دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں کیا کچھ بیان فرمایا ہے۔‘‘

اے میری احمدی بہنو، بھائیو، بزرگو اور دیگر قارئین کرام:۔ (۱) آپ خود ہی بتائیں اور فیصلہ کریں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے اِن دونوں متضاد بیانوں میں سے کس کو سچا سمجھا جائے اور کس کو جھوٹا؟؟

(۲) میرے مطابق مرزا بشیر الدین محمود احمد کے یہ دونوں بیانات ہی جھوٹے تھے۔۔۔ سچ ہے کہ۔۔۔ دروغ گو را حافظہ نباشد

(۳) اے میرے احمدی بھائیو!! اِس قسم کے متضاد بیانات دینے والے مدعی کا دعویٰ مصلح موعود کس طرح سچا ہو سکتا ہے؟؟ اِس قسم کے مکار اور فریبی انسان (بھلے وہ ملہم کا لڑکا ہی کیوں نہ ہو) کو اللہ تعالیٰ نشان رحمت یا موعودز کی غلام سے متعلقہ الہامی پیشگوئی کا مصداق بنا سکتا تھا؟

مردِ حق کی دُعا (اَسد اللہ)

عبدالغفار جنبہ۔۔کیل، جرمنی

موعودز کی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

آزادی سب کیلیئے۔۔۔غلامی کسی کیلیئے نہیں

مورخہ ۵؍دسمبر ۲۰۲۰ء

☆☆☆☆☆☆☆☆